سوال

(240) شادی کے دوسرے دن کا لازمی سفر؟

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

آج کل یہ رواج بن گیا ہے کہ لڑکی کی شادی کے دوسرے دن لڑکی کے والدین آجاتے ہیں اور لڑکی کو اُس کے سسرال سے میکے لے جاتے ہیں۔ کیا ایسا کرنا سنت ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

ایک مسلمان کےلیے زندگی گزارنے کا نمونہ اور اسوہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، آپ کی سیرت ہمارےلیے ہر مسئلے میں راہنمائی کا کام دیتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنی شادیاں بھی کیں اور اپنی بیٹیوں کی بھی۔ یہ جو مکلاوے کا رواج ہمارے معاشرے میں پایا جاتا ہے، قرآن وسنت میں اس کی کوئی دلیل موجود نہیں، لڑکی اور لڑکا شادی کے بعد اپنی مرضی سے جب چاہیں اپنے سسرال یا عزیز واقارب کو ملنے جائیں، دنوں کی کوئی قید اور پابندی شرع میں وارد نہیں۔ اس پابندی کو توڑنا چاہئے، شادی بیان کی بہت سی رسوم ایسی ہیں جن کا سلف صالحین کے ہاں کوئی تصور نہ تھا، بارات، جہیز، مکلاوہ، سہرے وغیرہ سب ہندوانہ رواج ہیں، جو برصغیر پاک وہند میں مسلم ہندو اختلاط کی وجہ سے پھیل چکے ہیں۔ ہمیں ہر قسم کی بدعات وخرافات سےاپنے ماحول کو پاک وصاف کرنا چاہئے۔ (از ابو الحسن مبشر احمد ربانی)

انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"من السنة اذا تزوج الرجل البكر على الثيب اقام عندها سبعا و قسم واذا تزوج الثيب على البكر اقام عندها ثلاثا ثم قسم" (بخاري، ح: 2070)

لہذا مناسب یہی ہے کہ دلہن اگر کنواری ہو تو سات دن بعد اور اگر ثیبہ (مطلقہ، بیوہ) ہو تو تین دن بعد والدین لینے کےلیے آئیں، دوسرے دن ہی مکلاوہ لے جانا خلافِ سنت معلوم ہوتا ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ افکارِ اسلامی

نکاح کے مسائل، صفحہ:522

محدث فتویٰ